مولانا عبدالقیوم حقانی *

دارالعلوم کی تعمیر و ترقی میں حقانی خاندان کی خواتین اور خصوصاً مرحومہ کا حصہ

۲۵ جنوری ۲۰۰۴ء جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اکابر اساتذہ، شیوخ، علماء کرام، فضلاء اور جامعہ کے تمام درجات کے طلبہ کا جامع مسجد میں اجتماع منعقد ہوا۔ حاضرین نے حضرت مولانا سمیع الحق کی اہلیہ مرحومہ و مغفورہ کے لئے قرآن خوانی، ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی۔ اس موقع پر جامعہ ابوہریرہ کے مہتمم مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے حکم پر درج ذیل خطاب فرمایا۔ جو ٹیپ ریکارڈر سے نقل کر کے من وعن نذر قارئین ہے۔ .... (ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد!

مجھے حد درجہ احساس ہے کہ میں اپنی مادر علمی، مرکز رشد و ہدایت جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اپنے اکابر اساتذہ و مشائخ کی موجودگی میں لب کشائی کی جسارت کر رہا ہوں۔

میں کبھی یہ جرأت نہ کرتا مگر اپنے مخدوم و مکرم، استاذ محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم جو میرے عظیم محسن اور مربی ہیں، جن کی توجہ و عنایت اور احسان و تربیت کے صدقے مجھے قلم پکڑنے کی توفیق ارزانی ہوئی ہے ان کے حکم کی تعمیل، میں سعادت سمجھتا ہوں۔ آج جو ہم نے یہاں دارالعلوم حقانیہ میں ختم القرآن، ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا ہے یہ ہماری مرحومہ و مغفورہ روحانی والدہ، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی رفیقہ حیات کے ایصال ثواب کے لئے اہتمام کیا گیا۔ ہے۔ مرحومہ و مغفورہ مولانا حامد الحق اور مولانا راشد الحق کی نسبی اور ہم سب کی روحانی والدہ تھیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ' کی والدہ ماجدہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی والدہ ماجدہ کی طرح مرحومہ و مغفورہ کا بھی دارالعلوم کے قیام، بقا اور استحکام اور اس گلشن کی آبیاری میں برابر کا حصہ ہے۔

ہم دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور مرحومہ کے روحانی ابناء اگر ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام، مغفرت اور

---

* مہتمم جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد، نوشہرہ

رفع درجات کی دعا کریں گے تو یہ ہماری سعادت ہے اگر نہیں کریں گے تب بھی وہ ہمارے اساتذہ کرام کی طرح حقانی فضلاء کے اعمالِ صالحہ میں برابر کی شریک ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ استاذ العلماء، محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ نے ایک مرتبہ اپنے درس میں فضلاء سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنی دعاؤں میں اپنے اساتذہ کو حصۂ وافر دیا کرو اگر تم دعا کرو گے تو یہ تمہارے لئے نیک بختی اور سعادت ہوگی اور اگر بھول جاؤ گے تب بھی تمہارے اساتذہ ومشائخ تمہارے نیک اعمال میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مرحومہ ومغفورہ ہم سب فضلاء حقانیہ کی روحانی والدہ تھیں، دعاؤں کا مرکز تھیں، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا، لوگ تعزیت کے لئے آرہے تھے، مجھے یاد ہے حضرت شیخؒ نے ارشاد فرمایا ''مجھے ڈر ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت اور علوم ومعارف کا یہ عظیم چشمہ کہیں بند نہ ہو جائے کہ اس کے پھوٹنے، پھلنے پھولنے اور ایک عالم کو سیراب کرنے میں پس پردہ میری والدہ ماجدہ کی دعاؤں اور توجہات اور مخلصانہ وبھرپور للّٰہیت کی پشت پناہی تھی۔'' اسی طرح میرا بھی یہ عقیدہ ہے کہ مرحومہ ومغفورہ کا بھی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی والدہ اور دادی مرحومہ کی طرح دارالعلوم کی آبیاری، حضرت شیخؒ کے اضیاف، علماء ومشائخ اور طلبہ کی خدمت میں بھرپور حصہ تھا جو مرحومہ کے لئے عظیم صدقہ جاریہ ہے۔ ایسی مبارک ہستیوں، عظیم شخصیات اور اپنی ان روحانی محسنات کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ آج ہم دارالعلوم حقانیہ کی مقدس سرزمین کی خاک کے ذرات کو کہکشاں اور آفتاب ومہتاب کی عظمتوں سے کم نہیں سمجھتے۔ میں ایک دفعہ حرم میں بیٹھا ہوا تھا، میزابِ رحمت کے سامنے تو حضرت مولانا پیر حافظ غلام حبیب نقشبندی صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ میری والدہ علیل ہیں اور قریب کے مکان مین ہیں اور میں انہیں بوجہ علالت حرم میں نہ لا سکا تو مرحوم بہت غضبناک ہوئے اور مجھے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی والدہ کی خدمت کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ والدہ کے دل میں آئے کہ میرا بیٹا! اور بیٹا موجود نہ ہو تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ تین چار روز والدہ کی خدمت کی اور صحت یاب ہونے پر جب انہیں حرم میں لایا اور پھر حضرتؒ سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے بیٹے! مجھے چند روز قبل آپ کی والدہ کی علالت پر آپ کی غفلت پر طیش آیا اور میں نے غیض وغضب کے لہجے میں بات کر کے آپ کو ناراض کیا، لیکن میں برحق تھا اور میرا علم، مطالعہ اور تجربہ ہے اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ خانہ کعبہ کا تقدس واحترام بے پایاں ہے، اسی طرح والدہ کا دل خانہ کعبہ کی طرح عظمت ومحبت کا مستحق ہے۔

ہمارے مخدوم زادے مولانا حامد الحق اور مولانا راشد الحق دونوں خوش نصیب ہیں کہ ایام علالت میں اپنی عظیم والدہ کی خدمت کرتے رہے اور ان کی دعائیں حاصل کیں۔ آخر ہم سب کو مرنا ہے اور موت برحق ہے، مگر موت وہ ہو جو اعمال حسنہ کے تسلسل کا باعث بنے۔ مرنے کے بعد صدقہ جاریہ چلتا رہے۔ مرحومہ کے انتقال پر ملال کی خبر جب مجھے اپنے مخدوم مکرم، استاد محترم حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم نے دی تو میں نے گھر میں بات کر دی اور میرے کہے بغیر، اور کسی کی ترغیب وتشویق کے بغیر ہی جامعہ ابو ہریرہؓ کے شعبہ مدرسہ البنات میں سینکڑوں

طالبات نے اپنے معمولات روک کر مرحومہ کے لئے ختم القرآن، ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا۔ یہ چند روز سے جو آپ علماء مشائخ، فضلاء، دانشوروں اور زعماء قوم وملت کے وفود کی آمد کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ اور مرحومہ کیلئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کے مناظر دیکھ رہے ہیں، واقعتاً مرحومہ کی مغفرت اور رفع درجات کا موثر وسیلہ ہیں۔

موت تو بہر حال آنی ہے، لیکن موت وہ ہے جو رب کی ملاقات کے اشتیاق اور جلوہ جہاں آراء کے حسن و جمال کے ولولوں، بیتابیوں اور حسرتوں کا سامان لئے آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے پوچھا کیسے آنا ہوا، عرض کیا، روح قبض کرنے کے لئے فرمایا! ھل رأیت خلیلاً یقبض روح خلیله ''کیا آپ نے کوئی ایسا دوست دیکھا ہے جو اپنے محبوب کی گردن پر چڑھ دوڑے اور اس کی روح قبض کرے'' ملک الموت، پیغمبرانہ فلسفہ عشق ومحبت کا جواب نہ دے سکے، ربّ سے پوچھا اور جواب لائے۔ حضرت ابراہیمؑ انتظار میں تھے، فرمایا! رب پوچھتے ہیں ھل رأیت خلیلا یکرہ لقاء خلیله '' کیا آپ نے ایسا محبّ صادق دیکھا ہے جو اپنے محبوب کے جلوہ جہاں آرا کے دیدار سے منہ پھیر لے۔'' حضرت ابراہیمؑ بے اختیار کہنے لگے، ملک الموت! جلدی کرو کہ یہی محبوب کے وصال کا ذریعہ ہے۔

چھوڑ دو کاخِ محبت کے دریچے سارے　　میرے محبوب کے دامن کی ہوا آتی ہے۔

بہر حال مرحومہ کی نسبی اولاد کی طرح ہم گنہ گار بھی مرحومہ ومغفورہ کے روحانی ابناء ہونے کے حوالے سے تعزیت کے مستحق ہیں۔...... جی چاہتا ہے آپ سے بہت سی معروضات عرض کروں کہ آپ اور ہم سب مادرِ علمی دارالعلوم حقانیہ کے روحانی ابناء ہیں اور اپنے بھائیوں سے تفصیل سے بات کرنا اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں،

<u>معرکہ صلیب وطالبان:</u> مگر کیا کروں گزشتہ چند روز سے میرے دل ودماغ اور فکر ونظر کے تمام زاویوں پر ''معرکہ صلیب وطالبان'' مسلط ہے۔ یہی دھن ہے، یہی فکر ہے، یہی ولولہ ہے، یہی تانے بانے بُنے جا رہے ہیں اور شب وروز ان کیفیات میں گزر رہی ہیں جب افغانستان کے نہتے طالبان پر معبودِ باطل، الٰہِ خود ساختہ بُش نے آگ برساتے ہوئے بم اور میزائل برسا کر قرآن وحدیث کے معصوم طالبعلموں کو بھون ڈالنے کا تہیہ کر رکھا تھا تو اس وقت سے تاہنوز پوری دنیا ورطہ حیرت میں۔ ہے کہ یہ طالبان کون ہیں؟ ان کا پس منظر کیا ہے؟ یہ کہاں پڑھتے ہیں؟ ان کے اساتذہ کون ہیں؟ پوری دنیا کے نشریاتی ادارے، پوری دنیا کا الیکٹرانک میڈیا اور دنیا بھر کے بڑے بڑے ماہر صحافیوں، دانشوروں، اخبار نویسوں، ایڈیٹروں، کالم نگاروں اور رپورٹروں نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا رخ کیا کہ طالبان یہاں پڑھتے رہے ہیں، یہاں سے نکلے اور پوری دنیا میں اسلام کی عظمتوں کا جھنڈا گاڑ دیا اور ایک مثالی امن قائم کر کے پوری دنیا میں ثابت کر دیا کہ اسلام امن اور سلامتی کا درس دیتا ہے، دہشت گردی اور بدامنی اور لاقانونیت کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔ طالبان کے استاذ اور ان کی مادر علمی کے چانسلر حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم (بقیہ صفحہ ۴۸ پر)